شہباز شریف کسی بھول میں نہ رہیں
البریلویت کا جواب کوئی نہیں لکھ سکے گا

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا

حکیم عبد الرحمٰن خلیق خطیب جامعہ رحمانیہ بدو ملی

کیا یہ نیت کی خرابی ہے؟

۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء کو بریلوی مکتب فکر کے ایک ادارہ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک کانفرنس میں اپنے صدارتی خطبہ کے اندر وزیر اعظم پاکستان کے بھائی میاں شہباز شریف نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کی کتاب "البریلویت" کے جواب میں اس ادارہ کو ایک کتاب ضروری لکھوانی چاہئے۔

آپ نے کانفرنس کے بھرے اجلاس میں بڑے زور دار الفاظ میں اعلان کیا کہ جو شخص البریلویت کا جواب لکھے گا میں اسے ایوارڈ دوں گا۔

علاوہ ازیں ادارہ نے جو اپنے لئے پلاٹ کا مطالبہ کیا ہے تو یہ پلاٹ بھی ادارہ کو مہیا کر دیا جائے گا (روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱)

متضاد پالیسی

یہ بات سمجھ میں نہیں آسکی کہ شریف برادران جو اس وقت ملک کے اندر ہمہ مقتدر حیثیت کے حامل ہیں اور جو ملک کے اندر اہل ملک کے باہمی اتفاق و اتحاد کے سب سے زیادہ ضرورت مند ہیں کیونکہ حکومتیں ہمیشہ اہل ملک کے باہمی اتحاد سے ہی استحکام پاتی ہیں ان میں سے ایک خود کو جو خود بھی اپنے بھائی کے ایوان حکومت کا ایک مضبوط ستون ہے بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی کہ وہ البریلویت کا جواب لکھوانے کے لئے اتنا بے قرار ہوا اس درجہ بے چین ہوا اور جذبات سے اس قدر مغلوب ہوا کہ اپنی سیاست' اپنے سیاسی مقام' اپنے بھائی کی وزارت عظمٰی کے بہت سے مصائب نظر انداز کر کے البریلویت کا جواب لکھنے والے کو ایوارڈ تک کا لالچ دے ڈالا اور جواب لکھوانے والے ادارے کو پلاٹ تک کی ہاں کر دی۔

تو کیا اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ شریف برادران کی فکری سمت تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اب ان کے نزدیک ان کی حکومت کا استحکام انگریزوں کی حاکیت کے اصول پر موقوف ہے کہ

تقسیم کرو اور حکومت کرو

اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ ان کے حکومتی استحکام کے دوام کا راز سلفی المسلک اور بریلوی المسلک پاکستانیوں کے تصادم میں پوشیدہ ہے اور اس غرض کے لئے وہ ملک کے اندر فرقہ وارانہ کشیدگی کی فضا کو ہموار کرنے لگے ہیں۔ ورنہ ایک جلسہ کی صدارت اتنی زیادہ تشلی تو نہیں ہوتی۔

میاں شہباز شریف اگر مسلم لیگی ہونے کے باوجود بھی بریلوی المسلک ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ان کی یہ متضاد زندگی ان کی ضرورت ہو گی اور ضرور مند لوگ کیا کچھ نہیں کر لیتے ورنہ مسلم لیگی کیا اور بریلوی مسلک کیا!

تاہم اگر انہوں نے بریلوی المسلک ہونے کے باوجود اپنی سیاسی ضرورتوں سے مسلم لیگی بنے رہنے کا تکلف کر رکھا تھا تو اس تکلف کا بھرم کم از کم اپنے بھائی کی وزارت عظمیٰ کے عرصہ تک ضرور قائم رکھنا چاہئے تھا اور اہل حدیث ووٹروں کا حسن ظن قائم رکھنے کے لئے یہ مناسب بھی تھا مگر ان کی بلی تو بہت جلد تھیلے سے باہر آ گئی ہے۔

مسلم لیگی یا بریلوی؟

بات تو اگرچہ بالکل واضح ہے مگر ہم گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہیں میاں شہباز شریف صاحب سے یہ پوچھ ہی لینا چاہتے ہیں کہ آپ از اول تا آخر محض اپنی ضرورت ہی ہیں یا مسلم لیگ اور بریلوی مسلک دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مخلص بھی ہیں؟

یہ سوال ہم اس لئے پوچھ رہے ہیں کہ بریلویت اور مسلم لیگ دو الگ الگ تلواریں ہیں دونوں کے ہدف بھی الگ الگ ہیں اس لئے یہ دونوں تلواریں ایک میان میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس اگر کوئی بریلوی المسلک شخص اپنے آپ کو مسلم لیگی کہتا ہے تو وہ مسلم لیگ سے ہرگز مخلص نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بریلوی مومنین علماء کے نزدیک مسلم لیگ کافروں کی جماعت ہے۔ مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کرنا حرام ہے اور مسلم لیگیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا سب حرام ہے ایسے میں کوئی بریلوی المسلک شخص مسلم لیگی کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر کوئی ایسا

کرتا ہے تو یہ بالکل نفاق ہے صریحاً" دھوکہ ہے اور یکسر اصول فروشی ہے اپنے کسی دنیوی مفاد کے لئے کسی مومن کا اپنے آپ کو بخوشی کافر بنا لینا کافروں میں شامل رہنا اور اپنے کافر ہونے پر فخر بھی کرنا آخر کیونکر ممکن ہے۔

یادِ ایام

۱۹۴۰ء میں جب قائد اعظم کی زیر صدارت مسلم لیگ نے قرار داد "لاہور" کے نام سے ایک ایسی قرار داد پاس کی جس کے بموجب ملک کی تقسیم کا پہلی بار باقاعدہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ تو وہ بریلوی المسلک علماء ہی تھے جنہوں نے پاکستان کی جانب بڑھنے والی اس تحریک کا پشاور سے لے کر راس کماری تک بے تھکاوٹ مقابلہ کیا۔ جنہوں نے متحدہ ہندوستان کے اندر گلی گلی محلّہ محلّہ بستی بستی قریہ بہ قریہ اور شہر بہ شہر مسلم لیگ کی تحریک کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔

یہی زمانہ ہے جب بریلوی اہل علم نے مسلم لیگ اور اس کے اکابر کے خلاف گندگی اڑائی

ایک جانب مسلم لیگ تھی کہ اس کے زیر اہتمام پورے ملک میں یہ نعرے لگ رہے تھے کہ

لے کے رہیں گے پاکستان ۔ بٹ کے رہے گا ہندوستان

سینے میں گولی کھائیں گے ۔ پاکستان بنائیں گے

اور ٹھیک اسی موقع پر بریلوی المسلک علماء تھے کہ انہوں نے تجانب اہل السنۃ اور مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری جیسی ذلیل اور زہریلی کتابیں لکھیں اور ملک بھر میں ان کی اشاعت کی اور گلی گلی انہیں لئے پھرلے یہ لوگ قائد اعظم کے مطالبہ پاکستان کے جواب میں پورے ملک کے مسلمانوں کو بتا رہے تھے کہ

○ مسٹر جناح کافر اور مرتد ہے جو اسے کافر نہ مانے یا اسے کافر کہنے میں ذرا بھی توقف کرے وہ بھی کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر ایسا شخص توبہ کے بغیر مرجائے یو مستحق لعنت ہے۔ (تجانب اہل السنۃ)

○ مسٹر جناح کو قائد اعظم کہنا حرام ہے (مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری)

○ مسٹر جناح رافضیوں کا قائد اعظم ہے اور اپنی تقریروں میں نت نئے کفر بکتا رہتا ہے (تجانب اہل السنۃ)

○ بد مذہب جہنمیوں کے کتے ہیں اور کوئی مسلمان شخص کسی کتے کو وہ بھی دوزخیوں کے کتے کو قائد اعظم بنانا پسند نہیں کرے گا (مسلم لیگ کی زریں خیہ دری)

اور مسلم لیگ میں شامل ہونے والوں کے بارے میں علماء بریلوی کا کھلا فتویٰ تھا کہ وہ دوزخی ہیں (مسلم لیگ کی بخیہ دری)

اب کیا ارشاد ہے جناب شہباز شریف صاحب کا کہ اگر وہ بریلوی المسلک ہیں تو قائد اعظم اور مسلم لیگ کے بارے میں بریلوی علماء کے ان ارشادات پر ان کا رد عمل کیا ہے؟ ہمیں بتایا جائے کہ قائد اعظم اور مسلم لیگ کے حق میں یہ گالیاں سن کر کیا کوئی غیرت مند مسلم لیگی اپنے آپ کو بریلویت سے وابستہ کرے گا؟

اگر کوئی شخص ایسا ہے تو کہنا چاہئے کہ اس کے سینے میں دل نہیں اور اگر دل ہے تو وہ جماعتی غیرت سے عاری ہے۔

ایک یہ بات بھی یاد رہے کہ مسلم لیگ اور قائد اعظم کی تحریک پاکستان کے خلاف خود مسلمانوں کی ہی بہت سی جماعتیں سرگرم عمل تھیں مگر ان میں سے کسی جماعت نے بھی قائد اعظم کے خلاف یا ان کی جماعت کے خلاف مسلم لیگی ہونے کی وجہ سے کفر کا فتویٰ نہیں دیا اور یہ شرف صرف بریلوی اہل علم کا مقدر ہی تھا کہ وہ کھلے بندوں لیگ اور اہل لیگ کو کافر اور مرتد قرار دیتے تھے۔

اور یہ امر بھی ایک حقیقت ہی ہے کہ بریلوی مکتب فکر کے علماء نے ان فتاویٰ کو اب تک نہ واپس ہی لیا ہے اور نہ ان فتووں یا ان کے مفتیوں سے اظہار بیزاری ہی کیا ہے اور یہ شرف اب جناب میاں شہباز شریف کا ہی مقدر بنا ہے کہ وہ خود کو مسلم لیگی بھی کہتے ہیں اور مسلم لیگ اور بانی پاکستان کو کافر اور مرتد قرار دینے والوں کو ایوارڈ اور پلاٹ بھی عطا فرما رہے ہیں سبحان اللہ۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

البریلویت کا جواب

اب جہاں تک علامہ شہید کی کتاب "البریلویت" کے جواب کا تعلق ہے تو ہمیں اس سے کوئی خوف نہیں ہے ہم علم کے قدر دان ہیں اور علماء سے محبت کرتے ہیں۔

جس طرح دنیا بھر کے مذاہب میں اسلام سب سے بڑھ کر علمی مذہب ہے ٹھیک ایسے ہی اسلام کے اندر رائج سارے ہی مسالک فکر میں اہلحدیث کا مسلک سب سے بڑھ کر علمی ہے۔

شہباز شریف نے جب البریلویت کے جواب کے لئے غلط لوگوں کا انتخاب کیا ہے اگر وہ جواب دے سکتے تو وہ گذشتہ آٹھ برس کے شہباز شریف صاحب کی تحریک کے منتظر نہیں تھے "البریلویت" سر تا سر حقائق کا مجموعہ ہے اور یہاں حقائق کے منہ آنے کا کسی کو حوصلہ ہے؟

شہباز شریف اگر "البریلویت" کے جواب کے لئے اتنے بے چین ہیں تو وہ پہلے اس ماں کی تلاش کریں جو انہیں البریلویت کا جواب لکھ سکنے والا بچہ پیدا کر کے دے یونہی کھڑے کھڑے یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر وہ کسی بہانے اپنے سیاسی مستقبل کی کسی لکیر کو سیدھا رکھنے کے لئے بریلوی حضرات کو ایوارڈ اور پلاٹ دینا ہی چاہتے ہیں تو دے دیں اور اس غرض کے بہت بہانے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ ویسے بھی انہیں یہ ثواب ضرور حاصل کر لینا چاہئے ہیں کیونکہ قائد اعظم کی روح کو خوش کرنے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا!